رات کے وقت قربانی کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Aqs-825 تاریخ: 18-09-2016

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم نے اس دفعہ اپنے جانوروں کی قربانی عید کے پہلے دن عصر کے بعد شروع کی، بڑا جانور تو غروب آفتاب سے پہلے پہلے ہو گیا، لیکن دو بکرے مغرب کی نماز کے بعد ذبح کیے ہیں، اب کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رات کے وقت قربانی درست نہیں ہے، آپ اس بارے میں رہنمائی فرمادیں کہ رات کے وقت قربانی کرنے سے ہو جاتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

قربانی کا وقت دس ذوالحجہ کی طلوع فجر سے لے کر بارہ ذوالحجہ کی غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن اور بیچ کی دو راتیں گیارہویں اور بارہویں شب۔ یہ سارا قربانی کا ہی وقت ہے، البتہ شہر میں رہنے والوں کے لیے عید کی نماز کے بعد قربانی کرنا شرط ہے اور دیہات میں رہنے والوں کو طلوع فجر کے بعد سے ہی قربانی کرنا، جائز ہے۔

لہٰذا ذوالحجہ کی گیارہویں اور بارہویں شب میں قربانی کرنا، جائز ہے، کیونکہ یہ راتیں بھی قربانی کے وقت میں شامل ہیں، البتہ فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے رات میں قربانی کرنے کو مکروہ

تنزیہی فرمایا ہے، کیونکہ اندھیرے کی وجہ سے ذبح میں غلطی ہو سکتی ہے، لیکن فی زمانہ لائٹس، روشنی کا اتنا وافر انتظام ہو سکتا ہے کہ کسی طرح کی غلطی کا بھی احتمال باقی نہیں رہتا، لہذا جہاں رات میں لائٹ، روشنی کا انتظام ہو، تو ان لوگوں کے لیے مکروہ بھی نہیں کہا جائے گا کہ جب علت یعنی اندھیرا ختم ہو گیا، تو کراہت کا حکم بھی باقی نہیں رہے گا اور جن کے پاس روشنی کا انتظام نہ ہو وہاں رات میں قربانی کرنا، جائز تو ہے، مگر مکروہ تنزیہی یعنی خلاف اولیٰ ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار میں قربانی کا وقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”أول وقتها فی حق المصری والقروی طلوع الفجر إلا أنه شرط للمصری تقديم الصلاة عليها فعدم الجواز لفقد الشرط لا لعدم الوقت كما فی المبسوط وأشير إليه فی الهداية“ ترجمہ: شہری اور دیہاتی کے لیے قربانی کا ابتدائی وقت طلوع فجر ہے، لیکن شہری کے لیے پہلے (عید کی) نماز ہونا شرط ہے۔ تو نماز سے پہلے جانور ذبح کرنے کا عدمِ جواز شرط فوت ہونے کی وجہ سے ہے، نہ کہ عدم وقت کی وجہ سے جیسا کہ مبسوط میں ہے اور اسی طرف ہدایہ میں اشارہ ہے۔ **(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الاضحیة، جلد9، صفحہ528، مطبوعہ کوئٹہ)**

رات میں قربانی کرنے کے بارے میں فتاوی بزازیہ میں ہے: ”یجوز فی اللیلتین المتخللتین“ ترجمہ: ایام نحر کی درمیانی دو راتوں میں قربانی کرنا، جائز ہے۔

(فتاوی بزازیہ، کتاب الاضحیہ، جلد2، صفحہ406، مطبوعہ کراچی)

فتح القدیر میں ہے: ”یجوز فی لیالها الا انه یکره لاحتمال الغلط فی ظلمة اللیل“ ایام نحر کی راتوں کو قربانی کرنا، جائز ہے، مگر اندھیرے میں غلطی کے احتمال کی وجہ سے مکروہ ہے۔

(فتح القدیر، کتاب الاضحیہ، جلد9، صفحہ568، مطبوعہ کوئٹہ)

درمختار میں ہے: ” وکرہ تنزیها الذبح لیلا لاحتمال الغلط“ ترجمہ: اندھیرے میں

غلطی کے احتمال کی وجہ سے رات کو ذبح کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الاضحیہ، جلد9، صفحہ531، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”رات کو ذبح کرنا اندیشہ غلطی کے باعث مکروہ تنزیہی اور خلاف اولیٰ ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ213، رضافانڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری

15ذو الحجۃ الحرام1437ھ/18ستمبر2016ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے